© rasailojaraid.com

غزل

(جناب شارق میرٹھی ایم اے)

میری نگاہِ شوق کا جانے کہاں مقام ہے
عرش پہ آکے بھی مجھے حوصلۂ خرام ہے

بادِ خزاں کا یہ پیام موسمِ گل کے نام ہے
گردشِ صبح و شام پھر گردشِ صبح و شام ہے

عشق کی جو خلش بھی ہے اک خلشِ دوام ہے
یہ نہ سمجھ کہ تیرے بعد کارِ وفا تمام ہے

عشق کی بیخودی کو کیا کیف شراب سے غرض
تیرے تباہ حال کو تیری نظر سے کام ہے

رفعتِ ماہ سے اُدھر انجم و کہکشاں سے دور
تجھ کو خبر نہیں ابھی تیرا کہاں مقام ہے

زندگی اس کی زندگی، بیخودی اس کی بیخودی
جو ہے خرد سے دور دور جس کو جنوں سے کام ہے

اے مرے دردآشنا کیا تجھے یہ نہیں پتہ
راہِ طلب میں جو مٹا اس کے لئے دوام ہے

حدِ نظر سے دور دور عالمِ دل کے پاس پاس
تیرا پتہ تو مل گیا میرا کہاں مقام ہے

تیری نگاہ پھرتے ہی رنگ جہاں بدل گیا
اب نہ وہ پہلی صبح ہے اب نہ وہ پہلی شام ہے

مٹ نہ سکے گی عمر بھر قلب و نگاہ کی خلش
عشق تمام کا تمام سوزشِ ناتمام ہے

شارقِ غم نواز کا توڑ کے اس نے دل کہا
سن اسے غور سے کہ یہ سازِ شکستِ جام ہے

© rasailojaraid.com